خلاصہ

مقالہ برائے پی ایچ۔ڈی

مقالہ نگار: **عمران احمد چودھری**
زیر نگرانی: **پروفیسر محمد اقبال**
شعبہ فارسی
فیکلٹی آف ہیومنیٹیز اینڈ لینگویجز
جامعہ ملّیہ اسلامیہ، نئی دہلی۔۲۵

ABSTRACT of the Ph. D. Thesis
"HINDUSTAN MIEN NAQSHBANDIAH-SILSILE KI FARSI KHIDMAT"

Submitted by **: Imran Ahmed Chaudhry**
Under the Supervision of**: prof. Mohammad Iqbal**
Department of Persian
Faculty of Humanities and Languages
Jamia Millia Islamia, New Dekhi-25

''ہندوستان میں نقشبندیہ سلسلہ کی فارسی خدمات''

نقشبندیہ سلسلہ کا ورود جس زمانہ میں ہندوستان میں ہوا فارسی زبان درباروں میں رائج تھی۔ اس کا استعمال سرکاری دفاتر اور عوام میں یکساں تھا اور اس زبان کی ترویج وترقی عہد بہ عہد ہوئی ہے، تقریباً نوسو سالہ تسلط کے دور میں حلقۂ مذہب ہو، معاشرت ہو، علم وادب ہو، سیاست ہو یا صنعت وحرفت ہر جگہ فارسی ہی اظہار خیال کا ذریعہ رہی ہے آج ہم کو فارسی میں لکھے ہوئے لاتعداد فرامین اور دستاویزیں ادبی میراث میں ملے ہیں، اس کی عظمت رفتہ کی داستان تاریخی کتابوں، تذکروں صوفیہ کرام کے ملفوظات، مکتوبات اور بزرگ شعراء کے کلیات ودواوین اور علماء عظام کی کتابوں اور رسائل میں محفوظ ہیں۔

اس ملک کی تہذیب وتمدن پر سب سے زیادہ اثرات صوفیاء حضرات اور علمائے کرام نے چھوڑے ہیں صوفیاء اُس جذبے سے سرشار تھے جس سے حکمرانوں کے دل خالی تھے۔ صوفیاء نے جو کچھ کیا لوگوں کی اصلاح وتربیت اور پاکیزگی نفس وقلب کیلئے کیا، جو کچھ کہا وہ کسی مدرسہ میں نہیں کہا اور نہ کسی منبر پر کھڑے ہوکر کہا بلکہ خانقاہوں اور حجروں میں بوریوں پر بیٹھ کر حلقوں میں کہا اور رشد وہدایت سے لوگوں کے دلوں کو عرفان کی روشنی بخشی ان لوگوں نے نہ صرف اسلام وانسانیت کی نشر واشاعت کی بلکہ اس کے ساتھ علم وادب کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دیں۔

ہر طبقہ کے لوگوں نے ادبی حیثیت سے بڑے بڑے تاریخی کارہائے نمایاں انجام دیئے جو فارسی ادب کا گراں بہا سرمایہ ہیں ان صوفیاء کے ملفوظات ومکتوبات کے علاوہ ان کے مواعظ اور مجالس اور ان کی تحریروں میں زندگی کے مفصل حالات ملتے ہیں، نثر اور نظم کے یہ شاہکار فارسی ادب میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ادب کی تمام اصناف میں صوفیاء کرام نے طبع آزمائی کی ہے خواہ وہ عشق مجازی ہو یا عشق حقیقی، فسلفۂ وحدانیت ہو یا فلسفۂ اخلاق، مثنویٔ حسن وعشق ہوں یا روحانی وموعظانہ مضامین ہر طرح کے عناصر پائے جاتے ہیں جو صوفیائے کرام کے نثری وشعری کلام میں موجود ہیں۔

ان سلاسل میں ایک نہایت اہم مشہور ومعروف سلسلہ نقشبندیہ ہے اسی سلسلہ پر میرا مقالہ بعنوان ''**ہندوستان میں نقشبندیہ سلسلہ کی فارسی خدمات**'' ہے۔ لیکن جب اس سلسلہ کا آغاز ہوا اور نقطۂ عروج کو پہونچا تو آہستہ آہستہ فارسی کا رواج کم ہونے لگا اور اس کی جگہ اردو نے لینی شروع کردی خاص طور پر صوفیاء کا تعلق عوام سے تھا اور ان کی پند ونصائح عوام کے لئے تھیں اس لئے ان پر بھی اس سانحہ کا اثر یقینی تھا لہذا اس سلسلہ کے بہت سے پیر ومرشد اور شیوخ کے علمی کارنامہ مکمل فارسی میں نہ ہوکر دو جگہ منقسم ہوگئے کچھ فارسی میں ہی رہی اور کچھ اردو میں، اسی طرح شاعری کا رواج بھی نثر کی طرح اردو میں پروان چڑھنے لگا جیسا کہ اس سلسلہ کے دو اہم صوفیاء

کے کلام میں یہ چیز نمایاں نظر آتی ہے جس میں پہلے شیخ مظہر جان جاناں اور خواجہ میر درد کے ان دونوں کے کلام دونوں زبانوں فارسی و اردو میں بھی ہیں۔ اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ اس سلسلہ کے اہم امور پر روشنی ڈالی جائے جس میں اس مقالہ کی ترتیب اس طرح ہے۔

باب اول: اس باب میں اس عہد کے سیاسی، سماجی، تاریخی اور ادبی حالات تحریر ہیں۔ جیسے کہ شہنشاہ اکبر کے زمانے کے فارسی ادب پر کئے جانے والے کاموں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

باب دوم: نقشبندیہ عقیدہ کی ابتداء بعد رسولؐ اسلام خلفیۂ اوّل حضرت ابوبکرؓ صدیق سے ہوتی ہے۔ حصارِ علم تصوف میں عقیدۂ نقشبندیہ ایک مخصوص معروف اور متفق علیہ شاہراہ عرفان وعمل ہے۔ یہ واحد سلسلہ ہے جو حضرت ابوبکرؓ صدیق کی معرفت سے رسولؐ اسلام سے سیدھے طور پر منسلک ہے۔ یہاں پر واضح کرنے کی ضرورت نہیں کہ حضرت ابوبکرؓ صدیق حضرت محمدؐ کے خاص اصحاب میں شامل رہے اور بعد وفات رسولؐ اسلام عوام نے اجماعِ امت کے ذریعہ آپ کو خلیفہ منتخب کیا۔ سلسلۂ نقشبندیہ کی ایک رہگذر حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک بھی پہنچی ہے۔ ''سلسلۂ'' نقشبندیہ کا تعلق حضرت علیؑ کے فکر و اعمال تک حضرت اما جعفر صادقؑ کے ذریعہ سے پہنچتا ہے۔ علاوہ اس سلسلہ کے دیگر تمام سلسلے مخصوص طور پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہنچتے ہیں۔

سلسلۂ نقشبندیہ کے اوّلین شیوخ، سلسلہ محقق اور روحانی پیشواؤں کے زمانہ میں اس سلسلہ کو ''الصدیقیہ'' کے نام سے جانتے تھے۔ جبکہ بایزید البسطامیؒ سے سیدنا عبدالخالق الغجد وانی کے عہد تک اس سلسلہ کا نام ''الطیفوریہ'' اور سیدنا عبدالخالق الغجد وانی سے شاہِ نقشبند کے عہد تک اس سلسلہ کو ''خواجگان'' اور ''ہودجہ'' نام سے جانا جاتا تھا۔ شاہ نقشبندیہ کے عہد سے اس سلسلہ کا نام نقشبندیہ وجود میں آیا اور آج تک مستعمل ہے۔ لفظ نقشبند کی بہت سی توجیہات بیان کی جاتی ہیں جن میں سے بعض کا ذکر اس باب میں کیا جا رہا ہے۔

اس میں نقشبندیہ سلسلہ کا تعارف ہے۔ تعارف سے قبل تصوف کی تعریف اور اجمالی طور پر اس کے ذیلی امور پیش کرنے کی کوشش کی ہے تا کہ تصوف کی حقیقت سے واقفیت حاصل ہو اس کے بعد سلسلۂ نقشبندیہ کا تعارف اور اس میں کئے جانے والے اعمال وعمل کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے، سلسلہ کی شاخوں اور ذیلی سلسلوں کا تعارف بھی ہے۔ اس سلسلہ کی بنیاد جن آٹھ مصطلحات پر ہے ان کا ذکر بھی ہے۔

باب سوم: اس باب میں نقشبندیہ سلسلہ کے اہم صوفیاء کا ذکر ہے۔ نقشبندیہ سلسلہ کے اہم صوفیاء میں حضرت خواجہ باقی باللہؒ نے نقشبندی سلسلہ کو ہندوستان میں قائم کیا۔ گو کہ ان سے پہلے نقشبندی بزرگ ملک میں آ چکے تھے، لیکن سلسلہ کو باقاعدہ رائج کرنے کا سہرا ان ہی کے سر ہے۔

ہم نے اس سلسلہ کے اصل بانی قطب الاولیاء حضرت شیخ بہاء الدین نقشبند رحمتہ اللہ اور ان کے پیر و مرشد خواجہ محمد بابا سماسی، حضرت سید شمس الدین امیر کلالؒ کا بھی ذکر کیا ہے۔ حلقۂ مریدین میں شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ نے اس سلسلہ کی تبلیغ و اشاعت میں زبردست جدوجہد کی آپ کے بعد سلسلہ کے مشہور بزرگوں مثلاً خواجہ محمد معصومؒ خواجہ سیف الدینؒ، مرزا مظہر جان جاناںؒ، شاہ غلام علیؒ، خواجہ صادقؒ، خواجہ سعیدؒ، خواجہ صدیق کشمیؒ، محمد ہاشم کشمیؒ، خواجہ میر دردؒ، خواجہ ثناء اللہ پانی پتیؒ، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی و دیگر اہم صوفیا کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ ان تذکروں میں صوفیاء کے فارسی کے نظم و نثر میں کارناموں کو بھی اجاگر کرنے کی کوشش وسعی کی ہے اور ان کے منظوم کلام اور نثری اقتباسات بھی پیش کئے ہیں۔ ایک بات قابل ذکر یہ ہے کہ اس سلسلہ میں دیگر سلاسل کی طرح ملفوظات نویسی کا دستور نہیں تھا بلکہ مکتوبات کے ذریعہ اور دیگر موعظت و دعوتی و اصلاحی کتب کے توسط سے خدمات انجام دیں۔

کتابیات: اس حصہ میں ان کتب کی فہرست مع شمولیت اسمائے نویسندگان و چاپ کنندگان ہے جو اس مقالہ کی تیاری میں زیر مطالعہ آئیں۔